میت پر دو جنازے پڑھنا کیسا؟

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء:کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا کسی میت کو دوبار غسل دینا اور اس پر دو جنازے پڑھنا جائز ہے ۔انگلینڈ میں یوں ہوتا ہے کہ جب کوئی مسلمان فوت ہوتا ہے تو وہاں اس کو غسل دے کر جنازہ پڑھ دیا جاتا ہے اور پھر اسی میت کو پاکستان میں لاکر غسل دے کر جنازہ پڑھا جاتا ہے کیا ایسا کرنا جائز ہے ۔

سائل:نسارت فرام سٹوک۔ انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

میت کو ایک ہی بار غسل دیا جائے گاکسی بھی حال میں میت کو دوبارہ غسل دینے کی حاجت نہیں اور حنفی مذہب کے مطابق میت پر نماز جنازہ کی تکرار[یعنی دوبارہ اس پر جنازہ پڑھنا]ناجائز ہے ۔مگر جب کسی اجنبی غیر احق نے ولی کی اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھ لی ہو تو ولی اعادہ کر سکتا ہے اور یہ صورت بہت نادر ہے۔انگلینڈ میں دیکھا ہے کہ پہلی نمازِ جنازہ میں اولیاءِ میت خود شریک ہوتے ہیں یا نمازان کی اجازت سے پڑھی جاتی ہے اور یہی لوگ ببانگ دہل پاکستان میں دوسری نمازِ جنازہ کرواتے اور جہالت کی بناء پر اپنے ہی مذہب کا خلاف کرتے ہیں اور ایک غیر مشروع کام کو ثواب جانتے ہیں۔نعوذباللہ من ذالک

جہاں تک میت کو دوبار غسل دینے کا تعلق ہے اس کے بارے میں سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال کیا گیا تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا غسل ایک دیا جائے گا۔اور ایک دوسرے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ غسل دوبارہ دینے کی مطلقاً کسی حال میں حاجت نہیں۔اگر نجاست برآمد ہو دھودی جائے۔

[فتاوی رضویہ ج۹ ص۹۷]

ایک میت پر دوبارہ نمازِ جنازہ پڑھنے کی حوالے سے امام اجل برہان الملۃ والدّین صاحب ہدایہ ابوبکر اپنی کتاب ہدایہ میں فرماتے ہیں:

"ان صلی غیر الولی و السلطان اعاد الولی ان شاء لان الحق للاولیاء و ان صلی الولی لم یجز لاحدٍ ان یصلی بعدہ لان الفرض یتادی بالاول و التنفل بھا غیر مشروع و لھذا رأینا الناس ترکوا من اٰخرھم الصلٰوۃ علی قبر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وھو الیوم کما وضع" اگر ولی وحاکم اسلام کے سوا اور لوگ نمازِ جنازہ پڑھ لیں تو ولی کو اعادہ کا

اختیار کہ حق اولیاء کا ہے اور اگر ولی پڑھ چکا تو اب کسی کو جائز نہیں کہ فرض تو پہلی نماز سے ادا ہو چکا اور یہ نماز بطور نفل پڑھنی مشروع نہیں ولہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ تمام جہان کے مسلمانوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر نماز چھوڑ دی حالانکہ حضور آج بھی ویسے ہی ہیں جیسے جس دن قبر مبارک میں رکھے گئے تھے۔

(الھدایہ فصل فی الصّلٰوۃ علی المیت ۱/۱۶۰)

اس کی شرح میں امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں: **"لو کان مشروعا لما اعرض الخلق کلھم من العلماء والصالحین والراغبین فی التقریب الیہ علیہ الصلٰوۃ والسلام بانواع الطرق عنہ فھذا دلیل ظاھر علیہ فوجب اعتبارہ"** یعنی اگر نمازِ جنازہ کی تکرار مشروع ہوتی تو مزار اقدس پر نماز پڑھنے سے تمام جہان اعراض نہ کرتا جس میں علماء وصلحاء اور وہ بندے ہیں جو طرح طرح سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تقرب حاصل کرنے کی رغبت رکھتے ہیں تو یہ تکرار کی مشروعی پر کھلی دلیل ہے پس اس کا اعتبار واجب ہوا۔

(فتح القدیر فصل فی الصلٰوۃ علی المیت مطبوعہ المکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۲/۸۴)

در مختار میں ہے: **"تکرارھا غیر مشروع"** نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں۔

(در مختار باب صلٰوۃ الجنائز ۱/۱۲۳)

غنیہ شرح منیہ میں ہے: **" تکرار الصلٰوۃ علٰی میّت واحد غیر مشروع "** ایک میت پر دوبارہ نماز ناجائز ہے۔

(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الجنائز ص ۵۹)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے رسالہ نہی الحاجز میں فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کی تکرار ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک تو مطلقاً ناجائز و نامشروع ہے، مگر جب کہ اجنبی غیر احق نے بلا اذن و بلا متابعت ولی پڑھ لی ہو تو ولی اعادہ کر سکتا ہے۔

[فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۲۶۹]

واللہ اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Questioner – Nisarat from Stoke, England

What do the Scholars of the mighty shari'ah say regarding this case; is it allowed to repeat the ghusl and read two funeral prayers over the deceased? In England when a Muslim passes away, he/she is given ghusl there and the funeral prayer is read. Afterwards having been bought to Pakistan the same deceased person is given ghusl and the funeral prayer is read again. Is it allowed to do this?

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

The deceased will be given ghusl once. In any situation giving the deceased ghusl again is not needed and according to the Hanafi school repetition of the funeral prayer (i.e. reading the funeral prayer again) for the deceased is not allowed. However when a non-walī (next of kin from the inheritors), outsider, who did not have more right, has read the funeral prayer without the permission from the walī then the walī can repeat the funeral prayer, and this scenario is very rare.

It is seen in England, that in the first funeral prayer the deceased's close relatives are participants or the funeral prayer is read with their permission. Also the very same people, openly have the second funeral prayer read and out of ignorance they act against their own madhab and consider a non-legislated act as rewarding. We seek refuge with Allah against that

With regards to giving the deceased a ghusl a second time, Sayyidī Ala Hazrat Imām of the Ahl al-Sunnah Imām Ahmad Ridā Khān (may Allah envelope him in His Mercy) replied in an answer to such a question that one ghusl will be given. In another reply to a question, he states; in any situation there is absolutely no need to give the ghusl again, if impurity becomes present then it should be washed.

[فتاوی رضویہ ج۹ ص۹۷]

Regarding the repetition of the funeral prayer over the deceased, al-Imām al-Ajal Burhan al-Millah wa al-Dīn Abu Bakr, author of al-Hidāyah, states in his book al-Hidāyah;

If people other than the walī or Islamic ruler read the funeral prayer, then the walā has the choice to repeat it, as it is the right of the next of kin. However if the walī has already read the prayer then no one is allowed to repeat it after him as the obligation is delivered by the first funeral prayer and delivering this prayer as a superogatory act is not legislated. Thus we observe that all the Muslims of the whole world left performing of the funeral prayer at the blessed resting place of the Prophet (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم), yet our master (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) is today the same as he was when he was placed into the blessed grave.

(الھدایہ فصل فی الصّلٰوۃ علی المیت ۱/۱۶۰)

In the commentary of this, the absolute exacting research scholar [Imām Kamāl ibn al-Humām] states in Fath al-Qadīr;

If the repetition of the funeral prayer was prescribed, then the whole world would not withhold from reading the prayer at the blessed resting place of the Prophet (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم). This includes the scholars, the righteous and those people who in many ways seek to gain nearness in the court of the Prophet (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم). Hence this is an open proof upon it [it's repetition being non-prescribed] and it is necessary to take this into consideration.

(فتح القدیر فصل فی الصلٰوۃ علی المیت مطبوعہ المکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۲/۸۴)

In al-Durr al-Mukhtār it is stated; Repeating the funeral preayer is not legislated.

(درمختار باب صلٰوۃ الجنائز ۱/۱۲۳)

In Ghunyah Sharh al-Munyah it is written;

Repetition of the funeral prayer over the same deceased is not allowed.

(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الجنائز ص ۵۹)

Sayyidi A'lā Hazrat Imām of the Ahl al-Sunnah Imām Ahmad Ridā Khān (may Allah envelope him in His Mercy) in his epistle Nahī al Hājiz states that the repetition of the funeral prayer according to our noble Imams is absolutely not allowed and not legislated, however if a non-walī outsider, who does not have more right, without permission and instruction of the walī read it, then the walī can repeat it.

[فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۲۶۹]

واللہ اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Answered by Abu'l Hasan Mufti Qasim Zia al-Qādrī